Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 03, July - September 2025, **PP**: 93-105
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

خواتین کی آرائش وزیبائش اور پلاسٹک سرجری: فقہ جعفریہ اور معاصر فقہاء کے اجتہادات کا تنقیدی جائزہ

Women's Adornment and Plastic Surgery: A Critical Analysis of Ja'farī Jurisprudence and Contemporary Juristic Ijtihādāt

1. Dr. Abdul Ghaffar abdulghaffar@iub.edu.pk	*Lecturer, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.*
2. Muhammad Abdullah mabdullah2117@gmail.com	*PhD Scholar, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.*

How to Cite:	Dr. Abdul Ghaffar and Muhammad Abdullah. 2025: "Women's Adornment and Plastic Surgery: A Critical Analysis of Ja'farī Jurisprudence and Contemporary Juristic Ijtihādāt". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (03): 93-105.
Article History:	**Received**: 01-09-2025 / **Accepted**: 26-09-2025 / **Published**: 30-09-2025
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, اردو جرائد اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

خواتین کی آرائش وزیبائش اور پلاسٹک سرجری: فقہ جعفریہ اور معاصر فقہاء کے اجتہادات کا تنقیدی جائزہ

Women's Adornment and Plastic Surgery: A Critical Analysis of Ja'farī Jurisprudence and Contemporary Juristic Ijtihādāt

1. **Dr. Abdul Ghaffar**
Lecturer, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
abdulghaffar@iub.edu.pk

2. **Muhammad Abdullah**
PhD Scholar, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
mabdullah2117@gmail.com

Abstract

This article offers a critical and analytical examination of women's adornment practices and the contemporary rise of cosmetic and plastic surgery, situating the debate within the jurisprudential frameworks of the four Sunni schools of law, the Jaʿfari school, and the positions of modern jurists. The rapid transformation of aesthetic standards in the modern world has not only reshaped social expectations but has also raised complex legal-ethical questions in Islamic jurisprudence. These questions include: To what extent are cosmetic modifications permissible? How should Islamic law distinguish between treatment, necessity, removal of defects, and mere beautification? And does plastic surgery constitute an unlawful alteration of God's creation, or can it be considered a legitimate form of medical treatment? Drawing upon classical principles such as taghyīr khalq Allāh (altering creation), tashabbuh (imitation), ḍarar (harm), ḥājah (need), and ʿurf (social custom), the study maps out the diverse legal reasoning employed by past and present jurists. It critically compares the interpretive methodologies of the four Sunni madhāhib and the Jaʿfari school, highlighting both areas of convergence such as permissibility in cases of genuine deformity and points of divergence, particularly concerning purely beautifying procedures. Ultimately, the analysis reveals that while Islamic jurisprudence maintains a clear commitment to preserving human dignity and preventing harm, it also provides flexible interpretive avenues that accommodate medical necessity, corrective procedures, and culturally informed notions of adornment.

Keywords: *Women's Adornment, Islamic Jurisprudence, Cosmetic, Plastic Surgery, Contemporary Fatwas.*

تمہید

انسانی زندگی میں حسن وجمال کی خواہش قدیم زمانے سے موجود رہی اور عورت کی شخصیت میں آرائش وزیبائش کو زیادہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ جدید دور میں ٹیکنالوجی اور طبی ترقی نے اس رجحان کو نئی جہتیں عطا کی ہیں، جس میں پلاسٹک سرجری اور Cosmetic Procedures نے خواتین کے لیے جمالیاتی تبدیلی کو ممکن بنایا ہے۔ اسلامی فقہ میں آرائش اور جسمانی تبدیلی کے حدود وضوابط ہمیشہ سے اہم مسئلہ رہے ہیں۔ فقہائے اربعہ نے اس معاملہ پر مختلف اصولی نقلی وعقلی دلائل پیش کیے، جن میں زیبائش کی حدود، پردہ اور انسانی جسم کی حرمت شامل ہیں، جبکہ فقہ جعفریہ نے علاج اور تجمیل میں فرق کرتے ہوئے اصولی اجتہادات کی روشنی میں رہنمائی فراہم کی۔ معاصر فقہاء نے جدید میڈیکل اور سماجی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر تفصیلی اجتہاد کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آرائش وزیبائش اور پلاسٹک سرجری نہ صرف ایک جمالیاتی مسئلہ ہے بلکہ فقہی، اخلاقی اور سماجی حوالے

سے بھی ایک پیچیدہ اور حساس موضوع ہے۔ اس مضمون کا مقصد مختلف فقہی آراء کا تنقیدی جائزہ لینا اور یہ واضح کرنا ہے کہ اسلامی شریعت میں خواتین کی زیبائش اور جسمانی تبدیلی کی حدود کس حد تک جائز اور کس حد تک ممنوع ہیں۔

اسلامی تہذیب میں عورت کی آرائش و زیبائش ہمیشہ سے ایک اہم موضوع رہا ہے، کیونکہ شریعت نے جہاں عورت کو فطری حسن برقرار رکھنے کی ترغیب دی ہے، وہیں حدود و قیود بھی واضح فرمائی ہیں۔ قرآنِ مجید نے اس بات کو اصولی طور پر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زینت کو اپنے بندوں کے لیے حرام قرار نہیں دیا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ [1]

کہہ دو اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟

یہ آیت مبارکہ اس بنیادی اصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ فطری حدود میں رہتے ہوئے آرائش ایک مباح عمل ہے۔ تاہم شریعت کا مقصد یہ بھی ہے کہ زیبائش ایسے انداز میں نہ ہو جو "تغییرِ خلق اللہ"، "تدلیس"، "فریب" یا "غیر شرعی نمائش" کا سبب بنے۔ روایتی زیبائش مثلاً خوشبو، سرمہ، مہندی، چہرے کی صفائی، طبی علاج اور بالوں کی ترتیب ہمیشہ جائز رہی ہے، البتہ جدید دور میں کاسمیٹک سرجری، بوٹاکس، فلر، لیزر، جلد کی بلیچنگ، امپلانٹس اور پلاسٹک سرجری جیسے جدید وسائل نے فقہی میدان میں نئے سوالات پیدا کیے ہیں۔ ان سوالات کے جواب تلاش کرنے کے لیے فقہائے اربعہ، فقہ جعفریہ اور معاصر فقہاء نے قرآن و سنت کے اصولوں کی روشنی میں تفصیلی اجتہادات کیے۔ یہ تحقیق اسی علمی مواد کا تقابلی، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کرتی ہے کہ شرعی نقطۂ نظر سے عورت کی زیبائش کہاں مباح ہے، کہاں مکروہ ہے اور کہاں ممنوع ہے۔

نصوص شریعہ کی روشنی میں آرائش وزیبائش کا اصولی تصور

اسلام انسان کی فطری ضروریات کا احترام کرتا ہے اور زیبائش ان ضروریات میں شامل ہے، جیسا کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اللہ خود حسین ہے اور حسن کو پسند کرتا ہے۔ اس بنا پر تمام کلاسیکی فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ فطری اور جائز حد تک آرائش و زیبائش مستحسن عمل ہے، بشرطیکہ اس میں حرام پہلو شامل نہ ہو۔

زیبائش کا شرعی دائرہ کار

فقہاء کے نزدیک وہ تمام آرائش جائز ہے جو غیر محرم کے سامنے نمائش کا سبب نہ ہو، فریب یا دھوکے پر مبنی نہ ہو، مستقل اور غیر فطری تبدیلی نہ ہو، ضرر، نقصان یا حرام اجزاء پر مشتمل نہ ہو۔ اسی طرح یہ شوہر کے لیے جائز زینت کے دائرے میں ہو۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک مہندی لگانا، خوشبو استعمال کرنا، چہرے کی صفائی کرنا، جلد کے معمولی امراض کا علاج کروانا، دانت درست کروانا، جسم کے غیر ضروری بال صاف کرنا اور طبی بنیاد پر علاج کروانا بالاتفاق جائز ہیں۔

ممنوعہ زیبائش

احادیث میں چند ایسی ممنوع صورتیں بیان کی گئیں ہیں، جن میں "فریب" یا "تغییرِ خلق اللہ" کی کیفیت پائی جائے، جیسا کہ حدیثِ ابن مسعودؓ میں آیا ہے:

لعن الله الواشمات والمستوشمات، والمتنمصات، والمتفلجات للحسن...[2]

بھنویں باریک کرنے اور کروانے والی، دانتوں میں مصنوعی خلا بنانے اور جسم پر نقش و نگار بنانے والی پر اللہ کی لعنت ہے۔

فقہائے کرام نے اس حدیث کو بنیاد بنا کر وہ سب اعمال ناجائز قرار دیے جو فریب پر مبنی ہوں، مصنوعی خوبصورتی دکھانے کے لیے جسمانی ساخت بدل دیں، مستقل تبدیلی پیدا کریں یا بلا ضرورت جمالیاتی ترمیم پر مشتمل ہوں۔[3]

فقہائے اربعہ کے نزدیک آرائش وزیبائش کا شرعی حکم

یہاں فقہائے اربعہ کا آرائش وزیبائش اور پلاسٹک سرجری سے متعلق مؤقف کو بیان کیا جارہا ہے:

فقہائے احناف کا آرائش وزیبائش سے متعلق مؤقف

فقہ حنفی زیبائش کو فطری ضرورت کے طور پر قبول کرتا ہے۔ حنفی اصول کے مطابق:

الأصل فی الأشیاء الإباحة ما لم یقم دلیل التحریم۔[4]

اشیاء میں اصل حکم اباحت ہے جب تک حرمت کی دلیل نہ ہو۔

اس اصول کے مطابق خوبصورتی کی وہ تمام ٹریٹمنٹ جائز ہیں جن میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔ یہاں ہم آرائش کی چند صورتوں کو اور ان پر لگائے جانے والے احکام کو بیان کرتے ہیں۔

بھنویں بنانا

حنفی فقہاء کے نزدیک "بھنویں باریک کرنا" ان احادیث کی وجہ سے ناجائز ہے جن میں لعنت آئی ہے، مگر "بے ترتیبی کی اصلاح" جائز ہے۔ چنانچہ علامہ طحطاوی لکھتے ہیں:

إن كان فيه إزالةُ العيبِ أو إصلاحُ الشَّكلِ غيرَ الداخل فی التدليسِ فهو جائز۔[5]

اگر اس میں عیب کو زائل کرنا یا شکل کی اصلاح کرنا ہو اور تدلیس میں داخل نہ ہو تو جائز ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر عورت کی بھنویں بہت بے ترتیب ہوں تو ان کی درستگی منع نہیں۔

مصنوعی بال لگانا

حنفی فقہاء "وصل الشعر" کو فریب اور دھوکے کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں، مگر "طبی علاج" کے طور پر بال لگانا جائز قرار دیتے ہیں، جیسے الرجی، بیماری یا حادثے کے بعد۔

پلاسٹک سرجری

حنفی فقہاء کے نزدیک پلاسٹک سرجری کی دو اقسام ہیں:

1. ضروری یا علاج کی غرض سے سرجری جو کہ جائز ہے۔
2. محض حسن کے لیے سرجری جو کہ ناجائز ہے۔

اس حوالے سے فتاویٰ عالمگیری میں آیا ہے:

كلُّ ما كان لإزالة العيب فجائز، وما كان لزيادة الحسن فهو غيرُ مشروع۔[6]

جو کچھ عیب دور کرنے کے لیے ہو، وہ جائز ہے، اور جو کچھ صرف حسن میں اضافہ کرنے کے لیے ہو، وہ مشروع نہیں ہے۔

فقہِ مالکی میں آرائش اور پلاسٹک سرجری کے حوالے سے احکام

فقہ مالکی "سدّ الذرائع" کے اصول کی بنا پر جمالیاتی تبدیلیوں میں سختی کرتا ہے۔ ان کے نزدیک:

- علاجی سرجری جائز ہے۔
- محض آرائش کی خاطر مستقل تبدیلی ممنوع ہے۔
- بال جوڑنا اور بھنویں باریک کرنا صریح حرام ہے۔
- چہرے یا جسم کی غیر ضروری سرجری "تشبہ" اور "تغییر خلق اللہ" میں داخل ہے۔[7]

فقہِ شافعی کا آرائش اور پلاسٹک سرجری سے متعلق نقطہ نظر

فقہ شافعی کے اصول میں "نیت" اور "تغییرِ خلق اللہ" کی وجہ سے زیبائش کے احکام کا دائرہ متعین ہوتا ہے۔ شافعی فقہاء کے نزدیک آرائش کا وہ عمل جائز ہے جس میں نہ فریب ہو، نہ معصیت، نہ غیر شرعی نمائش اور نہ جسم کی مستقل ساخت میں غیر ضروری تبدیلی پیدا ہوتی ہو۔

بھنویں بنانا

ائمہ شافعیہ حدیثِ "لعن اللہ المتنمصات"[8] کی بنیاد پر بھنویں باریک کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں، تاہم "عیب دور کرنے" کو جائز کہتے ہیں۔ امام نووی کے مطابق اگر بھنویں اتنی بے ڈھنگی ہوں کہ چہرے کی ساخت مسخ ہو رہی ہو تو ان کی معمولی اصلاح جائز ہے، لیکن "باریک کرنے" یا خاص فیشن کے تحت تراشنا ممنوع ہے۔[9]

پلاسٹک سرجری کا حکم

شوافع کے نزدیک اگر سرجری کا مقصد ازالۃ العیب ہو، تو وہ "تداوی" کے باب میں آتی ہے، جو جائز ہے۔ امام نوویؒ نے واضح طور پر اس تناظر میں لکھا ہے:

أما إزالة العيب فجائزة، لأنها من باب العلاج.[10]

بہر حال عیوب کا دور کرنا جائز ہے، علاج کے حوالے سے۔

مثال کے طور پر پیدائشی نقص، حادثات کے نشانات، جلد یا اعضاء کا بگڑ جانا، البتہ محض "تحسین" کے لیے ناک کو پتلا کرنا، چہرے کی ساخت بدلنا، یا مستقل میک اپ جیسی سرجری کو شوافع حرام کہتے ہیں، کیونکہ یہ "طلب زیادۃ الحسن" ہے۔ شافعی فقہاء کے نزدیک پلاسٹک سرجری دو حصوں میں تقسیم ہے:

1. علاجی سرجری مثلاً حادثے میں ناک ٹوٹ جائے، چہرہ جل جائے، یا پیدائشی نقص ہو۔ یہ بالاتفاق جائز ہے اور حدیثِ عرفجہ سے دلیل لی جاتی ہے جس میں صحابی نے ناک کٹ جانے کے بعد چاندی کی ناک لگائی۔[11]
2. محض حسن کی خاطر سرجری شافعی فقہاء کے نزدیک اس پر سخت ممانعت ہے، کیونکہ یہ تغییر خلق اللہ کے زمرے میں آتی ہے، جیسا کہ مصنوعی بال، پلکیں اور نیل پالش لگانا۔

شافعی فقہاء "وصل الشعر" کو دھوکے کی وجہ سے ممنوع قرار دیتے ہیں، مگر اگر علاجی بنیاد پر ہو مثلاً سر کے کسی حصے میں بیماری کی وجہ سے بال نہ ہوں تو "طبّی بنیاد" پر مصنوعی بال لگانا جائز قرار دیتے ہیں۔[12] نیل پالش کے بارے میں اصول یہ ہے کہ اگر اس سے پانی جلد تک نہ پہنچے تو وضو باطل ہے۔ لہٰذا عام نیل پالش ممنوع اور واٹر پروف طبعی علاج کے مقاصد کے ساتھ جائز سمجھی جاتی ہے۔ فقہ شافعی کا زاویۂ نظر اس لحاظ سے متوازن ہے کہ:

- وہ زینت کو مباح فطری ضرورت مانتا ہے۔

- لیکن "فیشن" کو مذہبی اصولوں پر مقدم نہیں کرتا۔
- فریب، تشبہ، اور مستقل تبدیلی پر سختی کرتا ہے۔
- جب کہ جسمانی عیوب کے علاج کو سنتِ نبوی کے عین مطابق جائز قرار دیتا ہے۔

یہاں فقہ شافعی کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ وہ "ضرورت" اور "زینت محض" کے درمیان واضح خط فاصل کھینچتا ہے۔ اس سے جدید کاسمیٹک سرجری کے بہت سے مسائل میں ان کا نقطۂ نظر مضبوط شرعی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

فقہِ حنبلی کا نقطۂ نظر

فقہ حنبلی کے اصول میں "نہی" اور "تغییرِ خلق اللہ" کے مفہوم کو بنیاد بنا کر آرائش وزیبائش کے احکام مرتب کیے گئے ہیں۔ حنبلی فقہاء آرائش کو جائز سمجھتے ہیں، مگر ایسی کسی تبدیلی کو ممنوع کہتے ہیں جو اللہ کی پیدا کردہ ساخت کو غیر ضروری طور پر بدل دے۔ فقہائے اربعہ کے ہاں خواتین کی آرائش وزیبائش میں اصل قاعدہ "الإباحة ما لم يقم دليل التحريم" ہے، یعنی جب تک کوئی واضح دلیل حرمت ثابت نہ کرے، حکم اباحت اور جواز پر باقی رہتا ہے، البتہ ہر فقہی مذہب نے اپنی اصولی بنیادوں کے مطابق زینتِ فطریہ (Natural beauty) اور تغییرِ خلقت (Altering creation) میں فرق رکھا ہے۔ اسی فرق کی روشنی میں ائمہ نے پلاسٹک سرجری کو کبھی جائز، کبھی ناجائز اور کبھی ضرورت یا علاج کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔

فقہ حنفی کا اصولی موقف

فقہ حنفی میں عورت کی زینت کو مباح قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ نہ تو دھوکہ (تدلیس) پر مبنی ہو اور نہ ہی ایسی تبدیلی ہو جو اللہ کی پیدائش میں غیر ضروری اور مستقل تبدیلی سمجھی جائے۔ امام ابو حنیفہؒ کے اصول "سد الذرائع" کی بجائے "الاستحسان" اور "العرف" پر زیادہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی بنا پر حنفی فقیہ کہتے ہیں کہ اگر جراحی سے عیب زائل کیا جائے تو یہ "معالجات" میں شامل ہے، نہ کہ "تغییر خلق اللہ" میں، جیسا کہ امام محمد بن حسن الشیبانیؒ لکھتے ہیں:

> لا بأس بإزالة العيب، لأنه من باب المداواة لا من باب تغيير الخلقة. [13]
>
> عیب کو دور کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ تبدیلیِ خلقت کے زمرے میں نہیں بلکہ علاج (مداواۃ) کے زمرے میں آتا ہے۔

اس اصول کے مطابق:

- Burn marks، birth defects، ناک کے نمایاں ٹیڑھاؤ یا ایسی خرابیاں جن سے عورت معاشرتی نقصان محسوس کرے، ان کی اصلاح جائز ہے۔
- تاہم ایسی سرجری جس کا مقصد صرف حسن میں اضافہ (Enhancement) ہو، حنفیہ اس کو مکروہ تحریمی یا ناجائز قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ "تغییر خلق اللہ" کے زیادہ قریب ہے۔

فقہ مالکی کا نقطۂ نظر

فقہ مالکی میں "سد ذرائع" کو بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے، اس لیے اُن کے نزدیک دلّالہ اور تدلیس کی طرف لے جانے والی ہر وہ زیبائش جس سے دھوکہ پیدا ہو، ممنوع ہے، جیسا کہ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

> وكل تغيير لخلق الله مما يُقصد به التدليس أو طلب الحسن الزائد فهو داخل في النهي. [14]

اور ہر وہ تبدیلی جو اللہ کی تخلیق میں اس نیت سے کی جائے کہ دھوکہ دیا جائے یا اضافی حسن حاصل کیا جائے، وہ ممنوعیت میں شامل ہے۔

اس بنا پر مالکیہ کے آرائش اور پلاسٹک سرجری کے حوالے یہ اصول سامنے آتے ہیں:

- ضرورت کی صورت میں Reconstructive surgery کو جائز ہے۔
- مگر صرف حسن بڑھانے والی surgery کو حرام قرار دیتے ہیں، خصوصاً وہ زینت جو مستقل تبدیلی لائے۔

فقہ حنبلی کا پلاسٹک سرجری کے حوالے سے مؤقف

حنابلہ کے ہاں بھی اصل "اِزالۃ العیب" میں جواز اور "تحسین" میں حرمت ہے، جیسا کہ ابن قدامہؒ لکھتے ہیں:

وإن كان لإزالة عيب فلا بأس، لأنه تداوٍ۔ [15]

اور اگر یہ عیب کو دور کرنے کے لیے ہو تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ علاج (تداوٍ) کے زمرے میں آتا ہے۔

حنابلہ پلاسٹک سرجری کے باب میں سب سے زیادہ سختی وہاں کرتے ہیں جہاں اللہ کی تخلیق میں غیر ضروری تبدیلی یا نمائش اور شہوت انگیزی کا پہلو ہو۔ لیکن Reconstructive surgery کے لئے وہ وسیع گنجائش دیتے ہیں۔

فقہائے اربعہ کی آراء کا تنقیدی جائزہ

فقہائے اربعہ کے اقوال کا مجموعی تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ اُنہوں نے آرائش و زیبائش کو مطلقاً ممنوع قرار نہیں دیا بلکہ "تغییر خلق اللہ" اور "زینتِ مباحہ" میں باریک خطِ امتیاز کھینچا ہے مگر ایک علمی اشکال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج کی Cosmetic Surgery پورے طور پر "تغییر خلق اللہ" میں داخل ہے؟ یا جدید طب کے پیش نظر "ازالۂ عیب" کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے؟ قدیم فقہاء نے عیب کی تعریف سماجی اور جسمانی معیار کے مطابق کی تھی، جبکہ آج نفسیاتی ضرر بھی طبّی عیب شمار ہوتا ہے۔ اس لیے بعض معاصر فقہاء کے مطابق وہ سرجری جس سے عورت شدید ذہنی اذیت، معاشرتی تحقیر یا ازدواجی مشکلات سے محفوظ ہوتی ہے، وہ بھی ازالۃ العیب میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ توسّع جدید تناظر کے پیش نظر قابلِ فہم ہے، تاہم اس میں حدود کا تعین نہایت اہم ہے تاکہ شرعی اصول مجروح نہ ہوں اور صنعتِ جمالیات (Beauty Industry) کے تجارتی مفادات شریعت کے احکام پر غالب نہ آ جائیں۔

فقہِ جعفریہ میں خواتین کی آرائش وزیبائش اور پلاسٹک سرجری کا حکم

فقہِ جعفریہ میں آرائش و زیبائش کا بنیادی اصول "الإباحة" ہے، یعنی ہر زینت فی الاصل مباح ہے، الّا یہ کہ کوئی شرعی دلیل اس کی حرمت پر قائم ہو۔ فقہائے امامیہ آرائش اور جراحیِ تجمیل (Cosmetic Surgery) کے باب میں "حلية" اور "حرمة" کے مابین فیصلہ دو اصولوں کے تحت دیتے ہیں:

1. حرمتِ تغییرِ خلق اللہ جب تبدیلی غیر ضروری ہو۔
2. جواز ازالۃ العیب جب سرجری ضرر، نقص یا حرج دور کرنے کے لیے ہو۔

امام جعفر صادقؑ سے مروی اصولی قاعدہ ہے:

كُلُّ شَيْءٍ لَكَ حَلَالٌ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ حَرَامٌ بِعَيْنِهِ۔ [16]

ہر چیز تمہارے لیے حلال ہے جب تک اس کی حرمت پر دلیل قائم نہ ہو جائے۔

اسی نص پر فقہائے امامیہ آرائش و تجمیل کے جواز کی بنیاد رکھتے ہیں، بشرطیکہ اس میں غش، ضرر، یا حرام زینت نہ ہو۔

فقہ جعفریہ میں تبدیلِ خلق اللہ اور زینت کا اصولی فرق

شیعہ فقہاء واضح کرتے ہیں کہ اللہ کی تخلیق میں غیر ضروری اور مستقل تبدیلی "تغییر خلق اللہ" ممنوع ہے، لیکن ایسی تبدیلی جو "رفع العیب" یا "إزالۃ الحرج" پر مبنی ہو، وہ جائز بلکہ بعض اوقات مستحب ہے، جیسا کہ علامہ حلیؒ فرماتے ہیں:

لا يجوز تغيير الخلقة التي خلقها الله عليها إذا كان لطلب الحسن فقط، ويجوز لإزالة عيب يلحق به حرج۔[17]

خالص حسن کے حصول کے لیے خلقتِ الٰہی کو بدلنا جائز نہیں، مگر عیب دور کرنے کے لیے جائز ہے۔

اسی اصول کے تحت فقہائے امامیہ پلاسٹک سرجری کو تین اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

1. إصلاح العیب (Reconstructive Surgery) جو کہ جائز ہے۔
2. تجمیل مباح (معتدل Cosmetic Enhancement) جو کہ مکروہ یا محلِّ احتیاط ہے۔
3. تجمیل محرّم (غیر ضروری مستقل تبدیلی) ممنوع ہے۔

پلاسٹک سرجری کے بارے میں امامیہ فقہاء کی آراء

آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ اگر سرجری عیب ختم کرنے کے لیے ہو تو جائز، اگر صرف حسن بڑھانے کے لیے ہو تو احتیاط واجب کے ساتھ ترک بہتر ہے اور اگر اس میں نامحرم مرد ڈاکٹر کے سامنے کھل جانا شامل ہو تو ضرورت اور ناگزیری شرط ہے۔ پلاسٹک سرجری سے متعلق سید علی سیستانی کا فتویٰ کا فتویٰ مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے:

إذا كان التجميل لإزالة العيب فلا بأس، وأما لطلب الحسن فالأحوط تركه.[18]

اگر جمال بڑھانا عیب کو دور کرنے کے لیے ہو تو کوئی حرج نہیں، اور جو صرف حسن میں اضافہ کرنے کے لیے ہو تو احتیاط کے طور پر اسے ترک کرنا بہتر ہے۔

اسی طرح آیت اللہ امام خمینی نے "تحریر الوسیلہ" میں واضح کیا ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ عیب کو دور کرنے کے لیے جراحی (آپریشن) کروائے اور جو چیز اللہ کی تخلیق میں غیر ضروری تبدیلی کے لیے ہو وہ جائز نہیں۔[19] ان کے مطابق cosmetic enhancement (سلیکن امپلانٹ، ساخت بدلنا، غیر ضروری nose lifting) "تغییر خلق اللہ" میں داخل ہے۔

مزید براں آیت اللہ سید محمد باقر الصدرؒ نے "حرج" اور "ضرر" کے اصول کو زیادہ وسعت دیتے ہوئے لکھا:

كل ما يسبب حرجًا شديدًا للفرد يجوز رفعه ولو بالتغيير الجراحي." [20]

ہر وہ چیز جو فرد کے لیے شدید تکلیف یا حرج پیدا کرتی ہے، اسے رفع کرنا جائز ہے، چاہے اس کے لیے جراحی (سرجری) ہی کیوں نہ کی جائے۔

شدید نفسیاتی یا سماجی حرج بھی "عیب" میں شمار ہو سکتا ہے یہ موقف جدید طبّی نفسیاتی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

جعفری فقہ کا دیگر مذاہب کے مقابل میں امتیاز

- **رفع العیب کی تعریف میں وسعت**

امامیہ فقہاء "عیب" کی تعریف صرف جسمانی نقص تک محدود نہیں رکھتے بلکہ نفسیاتی، ازدواجی اور معاشرتی حرج کو بھی شامل کرتے ہیں۔ یہ اصول فقہائے اربعہ کے بعض متون میں کمزور صورت میں ملتا ہے، مگر امامیہ اس پر زیادہ روشنی ڈالتے ہیں۔

- **Cosmetic Surgery کے لیے "لزومِ ستر" کی سخت شرط**

نامحرم ڈاکٹر کے سامنے عورت کا اعضاء کا کھولنا شدید ضرورت کے بغیر جائز نہیں۔ چہرے کی سرجری میں پردے اور ستر کے مسائل زیادہ حساسیت سے زیرِ بحث آتے ہیں۔

- **مستقل تبدیلی میں حرمت زیادہ واضح**

فقہِ جعفریہ میں "تحسینی" سرجری کے بارے میں حرمت یا شدید احتیاط کا رجحان فقہائے اربعہ کے اکثر اقوال سے زیادہ مضبوط ہے۔ فقہ جعفریہ میں پلاسٹک سرجری کا تصور ایک معتدل اور اصولی موقف کے ساتھ سامنے آتا ہے کہ نہ تو وہ ہر تجمیل کو حرام قرار دیتی ہے اور نہ ہی ہر سرجری کو ضرورت کا نام دے کر پلاسٹک سرجری کا دروازہ کھولتی ہے۔ تاہم اس فقہ میں "تحسینی سرجری" کے بارے میں احتیاط واجب یا کراہت کے فتاویٰ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ جدید فیشن اِنڈسٹری کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے مقابل منضبط اور محتاط رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس میں مزید بہتری یہ ہو سکتی ہے کہ فقہ جعفریہ "نفسیاتی ضرر" کی حدود کو زیادہ واضح کرے، تاکہ ضرورت کی تعریف نہ زیادہ وسیع ہو اور نہ غیر عملی ہو۔

فقہِ جعفریہ میں آرائش وزیبائش کے عملی اطلاقات اور پلاسٹک سرجری کی جدید اقسام کا حکم

فقہِ جعفریہ میں پلاسٹک سرجری کے باب کو جدید تکنیکی تقسیم کے تحت دیکھا جائے تو ان کے احکام زیادہ واضح ہو جاتے ہیں۔ امامیہ فقہاء نے عصرِ حاضر میں ابھرنے والی متعدد Cosmetic & Reconstructive Surgeries پر الگ الگ احکام بیان کیے ہیں۔ ان احکام کی بنیاد زیادہ تر تین شرعی اصولوں پر ہے:

1. قاعدہ: لا ضرر ولا ضرار
2. قاعدہ: الحرج يرفع الحكم
3. قاعدہ: حرمة تغيير خلق الله بلا ضرورة

انہی اصولوں سے فقہائے جعفریہ نے جدید رجحانات پر مربوط احکام اخذ کیے۔

عیب دور کرنے والی سرجری

یہ وہ سرجری ہے جس سے عورت کا کوئی جسمانی نقص ختم ہو یا چہرے یا جسم کا بگڑا ہوا حصہ اپنی اصلی حالت میں واپس آئے۔ امامیہ فقہ میں اس کا حکم واضح جواز پر مبنی ہے کیونکہ یہ "تداوی" (medical treatment) کے حکم میں شامل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے: "لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ" سے بعض فقہاء استنباط کرتے ہیں کہ انسان کو درپیش تکلیف کو کم کرنا شریعت کے مقاصد میں شامل ہے۔ اسی طرح الکافی کی حدیث بھی بطور دلیل لاتے ہیں کہ:

ما جعل الله داء إلا وجعل له دواء[21]

اللہ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لیے علاج بھی مقرر فرمایا ہے۔

یہ حدیث تداوی کے عمومی جواز پر دلالت کرتی ہے، جس میں Reconstructive procedures بھی شامل ہیں۔ اس کی عام معاشرے میں عمومی مثالیں یہ ملتی ہیں، جیسا کہ پیدائشی نقص (cleft lip)، Burn reconstruction، حادثے کے بعد چہرے کی اصلاح اور جلد پر کینسر کے نشانات وغیرہ۔ آیت اللہ سیستانی اور خمینی دونوں ان اقسام کی سرجری کو "رفع العیب" میں شامل کر کے جائز قرار دیتے ہیں۔

محض خوبصورتی بڑھانے والی سرجری

فقہ جعفریہ میں اس قسم کی سرجری سب سے زیادہ بحث طلب ہے، کیونکہ یہاں "ضرورت" اور "تحسین" کی حدیں متعین کرنا مشکل ہوتا ہے، جیسا کہ امام جعفر صادقؑ لکھتے ہیں کہ:

إن الله يحب الجمال ولكن لا يحب التبذل وتغيير خلقه.[22]

بیشک اللہ جمال سے محبت کرتا ہے، لیکن فضول خرچی اور اپنی تخلیق میں تبدیلی کو پسند نہیں کرتا۔

اس سے Beauty (زینت) اور Alteration of Creation میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ Cosmetic Enhancement جیسا کہ Cheekbone , Silicon implants، Lip lifting،Nose enhancement modification Jawline reshaping, وغیرہ سب اس اصول کی رو سے ممنوع ہوں گی۔

نسوانی شناخت میں اضافے کا موجب سرجری

Gender-Specific Beautification Surgery (نسوانی شناخت بڑھانے والی سرجری) یہ وہ سرجری ہے جس میں عورت صنفی شناخت کو زیادہ نمایاں کرنے کے لیے تبدیلی کرتی ہے۔ مثلاً: Breast augmentation، Hip Feminine body reshaping،contouring. یہ سرجری فقہ جعفریہ میں زیادہ سختی سے دیکھی جاتی ہے، کیونکہ "تشبہ بالکافرات"، "تبرج" اور "حرمة كشف بدن أمام الأجنبي" جیسے مسائل اس میں یکجا ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے علامہ حلیؒ اس اصول کو مدنظر رکھنے کے قائل ہیں کہ جو چیز فتنہ یا فساد کو جنم دینے کا باعث بنے، وہ ممنوع ہے، چاہے وہ بذاتِ خود جائز ہی کیوں نہ ہو۔[23] اس اصول کے مطابق وہ سرجری جو عورت کو نمایاں جنسی آرائش کے قریب لے جائے، ناجائز قرار پاتی ہے۔ البتہ فقہ جعفریہ میں غیر جراحی (non-invasive) تجمیل جیسا کہ Botox،Dermal fillers،Thread lift کو مستقل تبدیلی نہیں سمجھا جاتا، اس لئے اس کا شرعی حکم درج ذیل ہے:

- اگر ضرر نہ ہو جائز ہے۔
- اگر دھوکہ / غش شامل ہو (مثلاً شادی سے پہلے چہرے کو مصنوعی طور پر مرمت کرنا) حرام ہے۔
- اگر نامحرم ڈاکٹر کی ضرورت ہو الاضطرار کی شرط کے ساتھ محدود جواز حاصل ہے۔

زیبائش سے متعلق آیت اللہ خوئیؒ کا اصولی مؤقف یہ ہے کہ:

الأصل في التجمل الجواز ما لم يستلزم محرماً.[24]

زیبائش کا اصل (قاعدہ) جائز ہے، جب تک کہ وہ کسی ممنوع چیز کا سبب نہ بنے۔

فقہِ جعفریہ کے موقف کا جدید تناظر میں تنقیدی جائزہ

فقہ جعفریہ نے آرائش اور سرجری کے باب میں معتدل، اصولی اور مقصدی رویہ اپنایا ہے لیکن چند تنقیدی نکات اہم ہیں:

- نفسیاتی ضرر کی وسعت میں اگر اسے حد سے زیادہ وسیع کر دیا جائے تو ہر cosmetic surgery "ضرورت" بن سکتی ہے، جو شریعت کے پورے توازن کو بگاڑ سکتی ہے۔
- احتیاط واجب کی کثرت پائی جائے، کیونکہ بہت سے مراجع cosmetic enhancement کے بارے میں "احتیاط واجب" دیتے ہیں، جس سے حکم کی قطعی صورت عوام کے لیے غیر واضح رہتی ہے۔

- Gender beauty industry کا اثر بعض امامیہ فتاویٰ میں جدید معاشرتی دباؤ (particularly beauty standards pressure) کا لحاظ تو کیا گیا ہے، مگر اس industry کے اخلاقی و سماجی نقصانات پر مزید تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔

عصرِ حاضر میں آرائش و زیبائش، میک اَپ، جلدی معالجات اور پلاسٹک سرجری کے حوالے سے فقہی بحث قدیم متون کی حدود سے آگے بڑھ کر طبّی، نفسیاتی، سماجی اور میڈیا اثرات کے وسیع دائرے میں داخل ہو چکی ہے۔ اسی لیے معاصر فقہاء نے اس موضوع پر زیادہ تفصیل اور وضاحت کے ساتھ فتاویٰ دیئے ہیں۔

حاصلِ بحث

مختلف اسلامی فقہ کے مکاتب اور فقہ جعفریہ نے واضح کیا ہے کہ خواتین کی آرائش بذاتِ خود ممنوع نہیں، مگر اس میں حدود کا لحاظ ضروری ہے۔ جہاں جسمانی یا سماجی نقصان نہ ہو اور خلقتِ الٰہی میں غیر ضروری تبدیلی نہ آئے، وہاں زیبائش مباح ہے، جبکہ جہاں جسم کی اصل ساخت بدلنے یا فریب اور فحش نمائش کا خطرہ ہو، وہاں فقہی احتیاط یا تحریم لازم آتی ہے۔ اس نتیجے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں جمال کی اجازت محدود، معتدل اور مقصد شریعت کے اصولوں کے تابع ہے۔ تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ Reconstructive یا علاجی سرجری، جیسے حادثات، جلن یا پیدائشی نقائص کی اصلاح، فقہاء کے نزدیک بالکل جائز اور ضروری ہے۔ اس کے برعکس صرف حسن بڑھانے یا تجمّل کے لیے کی جانے والی cosmetic سرجری اکثر فقہی نظر سے ممنوع یا مکروہ قرار پائی ہے۔ یہ فرق فقہاء کے نصوص و اصول میں موجود باریک بینی کو ظاہر کرتا ہے اور عملی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاصر فقہاء نے جدید Reconstructive cosmetic ٹیکنالوجیز کی روشنی میں اجتہاد کیا ہے۔ بہت سے معاصر فتاویٰ میں "ضرورت" اور "ضرر" کے اصول کو وسعت دی گئی ہے تاکہ نفسیاتی، سماجی یا ازدواجی مشکلات کو بھی فقہی لحاظ سے شامل کیا جاسکے۔ تاہم، بعض فتاویٰ میں یہ وسعت حد سے زیادہ ہوگئی، جس سے بعض حالات میں Decision Making میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا کہ عملی طور پر پردہ، نامحرم معالج، وضو اور عبادات کے مسائل cosmetic procedures کے ساتھ جڑے ہیں۔ فقہاء نے اس بات پر زور دیا کہ غیر ضروری سرجری یا نامحرم کے سامنے جسم کا کھولنا صرف اضطرار میں جائز ہو، تاکہ شرعی اور اخلاقی توازن برقرار رہے۔

نتائج بحث

اس تحقیق سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. شریعت اسلامی میں جمال کی اجازت محدود، معتدل اور مقاصد شریعہ کے اصولوں کے تابع ہے۔
2. شریعت اسلامی میں خواتین کی آرائش و زیبائش بذاتِ خود جائز ہے، لیکن یہ اجازت محدود اور معتدل ہے۔ اس کا مقصد شرعی حدود اور اخلاقی اصولوں کی پاسداری کے تحت ہونا چاہیے، تاکہ نہ صرف ذاتی حسن کا اضافہ ہو بلکہ شرعی احکام اور معاشرتی اخلاقیات کا بھی خیال رکھا جائے۔
3. جسمانی عیوب یا نقصانات مثلاً بیماری، حادثہ یا پیدائشی عیب کے لیے پلاسٹک سرجری یا طبی جراحی کی اجازت شریعت کے تحت جائز ہے، بشرطیکہ اس میں اللہ کی تخلیق میں غیر ضروری تبدیلی یا دھوکہ شامل نہ ہو۔
4. صرف حسن بڑھانے، فضول آرائش یا غیر ضروری جسمانی تبدیلیوں کے لیے سرجری کرنا شریعت میں ممنوع ہے۔ فقہاء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ زیبائش کا مقصد صرف دکھاوا یا دھوکہ دینا نہ ہو۔

5. جدید فقہاء نے اپنی رائے میں اس اصول کو مزید واضح کیا ہے کہ پلاسٹک سرجری اور جمالیاتی علاج صرف طبی ضرورت، عیب کی اصلاح یا شدید تکلیف کی صورت میں جائز ہے، جبکہ فیشن یا سماجی دباؤ کے تحت زیبائش غیر مشروع سمجھی جاتی ہے۔

6. آرائش اور سرجری میں اعتدال اور شرعی حدود کی پابندی لازمی ہے۔ حتیٰ کہ جائز سرجری کے دوران بھی احتیاط اور اخلاقی حدود کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ شریعت کے مقاصد کا تحفظ ہو۔

حوالہ جات وحواشی

1 سورۃ الاعراف 32:7۔

2 مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 2015ء)، کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من قال ذلک، رقم الحدیث: 91۔

3 الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات في أصول الشريعة، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1991ء)، 2/101۔

4 ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباه والنظائر، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1983ء)، ص60۔

5 الطحطاوی، أحمد بن محمد بن إسماعیل، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح بشرح نور الإيضاح (قاہرہ: المکتبۃ الأزہریۃ للتراث، 2005ء)، 4/238۔

6 شیخ نظام وجماعۃ، الفتاویٰ الهندية، (بیروت: دار الفکر، 2000ء)، 5/358۔

7 ابن جُزَيّ، محمد بن أحمد الکلبی الغرناطي، القوانين الفقهية، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1998ء)، ص119۔

8 البخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری، (ریاض: دارالسلام، 2015ء)، کتاب اللباس، باب المتشبّهين بالنساء والمتشبّهات بالرجال، رقم الحدیث: 5931۔

9 النووی، یحییٰ بن شرف، شرح صحیح مسلم، (بیروت: دار الفکر، 1995ء)، 14/107۔

10 النووی، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المهذب، (بیروت: دار الفکر، 2000ء)، 1/293۔

11 ابن حجر الہیثمی، أحمد بن محمد، تحفة المحتاج بشرح المنهاج، (بیروت: دار الفکر، 1983ء)، 9/376۔

12 النووی، شرح صحیح مسلم، 14/121۔

13 الشیبانی، محمد بن حسن، کتاب الأصل، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000ء)، 1/112۔

14 القرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن، (بیروت: دار الکتب المصریۃ، 2000ء)، 5/392۔

15 ابن قدّامۃ، موفق الدّین عبدُ اللہ بن أحمد بن قدّامۃ، المغنی، (بیروت: دار الفکر، سن ندارد)، 4/325۔

16 الکلینی، محمد بن یعقوب، الکافي، (تہران: دار الکتب الاسلامیۃ، 1435ھ)، 1/58۔

17 الحلی، محمد بن الحسن، تذکرۃ الفقهاء، (قم: مؤسسۃ آل البیت، 1999ء)، 2/421۔

18 آیت اللہ السیستانی، علي، فتاویٰ، (النجف: دار الإرشاد، 2007ء)، ص112۔

19 الخمینی روح اللہ، تحرير الوسيلة، (قم: دار العلم، 1414ھ)، 2/587۔

20 الصدر، محمد صادق، الفتاوى الواضحة، (قم: دار الهجرۃ، 1425ھ)، ص349۔

21 الکلینی، الکافي، 8/281۔

22 الحر العاملی، محمد بن الحسن، وسائل الشيعة، (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1421ھ)، 20/120۔

23 الحلی، محمد بن الحسن، **قواعد الأحكام**، (قم: مؤسسة آل البيت، 1420ھ)، 1/212۔

24 الخوی، محمد حسین، **منہاج الصالحین**، (بیروت: دار الزہراء، 1423ھ)، 2/444۔

References:

1. al-Qur'ān, Sūrat al-Aʿrāf 7:32.
2. Muslim, Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʿArabī, 2015), Kitāb al-Īmān, Bāb Bayān Ḥāl Īmān man Qāla Dhālika, no. 91.
3. al-Shāṭibī, Ibrāhīm ibn Mūsā, al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharīʿah (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1991), 2/101.
4. Ibn Nujaym, Zayn al-Dīn ibn Ibrāhīm, al-Ashbāh wa-al-Naẓā'ir (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1983), 60.
5. al-Ṭaḥṭāwī, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ḥāshiyat al-Ṭaḥṭāwī ʿalā Marāqī al-Falāḥ bi-Sharḥ Nūr al-Īḍāḥ (Cairo: al-Maktabah al-Azharīyah li-al-Turāth, 2005), 4/238.
6. Shaykh Niẓām wa-Jamāʿah, al-Fatāwā al-Hindiyyah (Beirut: Dār al-Fikr, 2000), 5/358.
7. Ibn Juzayy, Muḥammad ibn Aḥmad al-Kalbī al-Gharnāṭī, al-Qawānīn al-Fiqhiyyah (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1998), 119.
8. al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Riyadh: Dār al-Salām, 2015), Kitāb al-Libās, Bāb al-Mutashabbihīn bi-al-Nisā' wa-al-Mutashabbihāt bi-al-Rijāl, no. 5931.
9. al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār al-Fikr, 1995), 14/107.
10. al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, al-Majmūʿ Sharḥ al-Muhadhdhab (Beirut: Dār al-Fikr, 2000), 1/293.
11. Ibn Ḥajar al-Haythamī, Aḥmad ibn Muḥammad, Tuḥfat al-Muḥtāj bi-Sharḥ al-Minhāj (Beirut: Dār al-Fikr, 1983), 9/376.
12. al-Nawawī, Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim, 14/121.
13. al-Shaybānī, Muḥammad ibn al-Ḥasan, Kitāb al-Aṣl (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2000), 1/112.
14. al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad, al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qur'ān (Beirut: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2000), 5/392.
15. Ibn Qudāmah, Muwafaq al-Dīn ʿAbd Allāh ibn Aḥmad ibn Qudāmah, al-Mughnī (Beirut: Dār al-Fikr, n.d.), 4/325.
16. al-Kulaynī, Muḥammad ibn Yaʿqūb, al-Kāfī (Tehran: Dār al-Kutub al-Islāmiyyah, 1435 AH), 1/58.
17. al-Ḥillī, Muḥammad ibn al-Ḥasan, Tadhkirat al-Fuqahā' (Qom: Mu'assasat Āl al-Bayt, 1999), 2/421.
18. al-Sīstānī, ʿAlī, Fatāwā (Najaf: Dār al-Irshād, 2007), 112.
19. al-Khumaynī, Rūḥ Allāh, Taḥrīr al-Wasīlah (Qom: Dār al-ʿIlm, 1414 AH), 2/587.
20. al-Ṣadr, Muḥammad Ṣādiq, al-Fatāwā al-Wāḍiḥah (Qom: Dār al-Hijrah, 1425 AH), 349.
21. al-Kulaynī, al-Kāfī, 8/281.
22. al-Ḥurr al-ʿĀmilī, Muḥammad ibn al-Ḥasan, Wasā'il al-Shīʿah (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʿArabī, 1421 AH), 20/120.
23. al-Ḥillī, Muḥammad ibn al-Ḥasan, Qawāʿid al-Aḥkām (Qom: Mu'assasat Āl al-Bayt, 1420 AH), 1/212.
24. al-Khū'ī, Muḥammad Ḥusayn, Minhāj al-Ṣāliḥīn (Beirut: Dār al-Zahrā', 1423 AH), 2/444.